القصيدة المباركة

الداعي الاجل سيدنا طاهر سيف الدين آقا (رض) "آل طه النبي خير الانام" نا قصيدة مباركة ما الامام الحسين (ع م) پر نوح و عويل كروا ني نصيحة فرماوے چهے

قَوْمِيَ ابْكُوا عَلَى الشَّهِيْدِ بِطَفٍّ ★ بِدُمُوْعٍ هَوَامِلٍ بِانْسِجَامِ

اے ماري قوم تميں سگلا طف نا شهيد پر مسلدهار آنسوؤ سي روئي لو!

قَوْمِيَ ابْكُوا عَلَى الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ ابْـ ★ ـنِ عَلِيٍّ الْمُسْتَشْهَدِ الْمُسْتَضَامِ

اے ماري قوم تميں سگلا امام حسين (ص ع) ابن علي (ع م) كه جے شهيد چهے مظلوم چهے اهنا اوپر روئي لو!

قَوْمِيَ ابْكُوا الْقَتِيْلَ عَطْشَانَ ظُلْمًا ★ بِعُيُوْنٍ دَوَامِعٍ بَلْ دَوَامِ

اے ماري قوم تميں وه آقا پر آنسو بهري آنكهو سي روئي لو جے پياسا امام ظلم سي قتل كروا ما آيا

قَوْمِيَ ابْكُوْهُ دَائِمًا وَخُصُوْصًا ★ اِذْ اَتَاكُمْ مُحَرَّمٌ كُلَّ عَامِ

اے ماري قوم تميں امام حسين (ع م) نے هميشه روئي ليجو خاصةً جے وقت كے هر سال محرم الحرام آوے

لهف نفسي على الحسين شهيدا ★ بسيوف لقوم الطغاة الطغام

مارا جان نو پستاؤ 'اقا حسينع پر- جه نيچا، بَد لوگو ني تلوارو سي شهيد كروا ما 'ايا

قتلوه وقد دروا انه لـ ★ خمسة الطهر في الكساء الخامي

يه سگلا يه 'اپنے قتل كيدا وه حال ما كه يه سگلا برابر جانتا تها كه
'اپ پنجتن پاك نا پانچما چھے

فعليه سلام رب سلام ★ وعلى ظالميه صوب السلام

'اپنا اوپر رب نو سلام 'اوے انے 'اپنا ظلم كرناراؤ پر پتهر نو بارش وهستو رهے

يا لصرعى بالطف انجال طه ★ تتلالى في الارض كالانجام

طه نا شهزاده ؤ جه سگلا طف ني زمين ما پچهرائي گيا چھے اهنا اوپر عجب مارو پستاؤ چھے،
يه سگلا زمين ما تاراؤ ني مثل چمكتا تها

لهف نفسي سيقت بنات رسو ★ ل الله مثل الاماء نحو الشام

عجب مارا جان نو پستاؤ!

سوں بهلا رسول اللهصلع ني شهزاديو لونديو ني مثل شام طرف لئي جاوا ما 'اوے!

القصيدة المباركة

نبي صعل انے وصي ع م نا گھرانہ پر جہ ظلم و ستم تهيا اهني ذكر كرتا هوا

الداعي الاجل سيدنا علي بن المولى محمد ن الوليد رض قصيدة شريفة ما فرماوے چھے

فَكَمْ اَبَاحُوْا حِمَى الْاَطْهَارِ وَانتَهَكُوا
حَرِيمَ مَنْ طَالَ مَا كُلَّ الْوَرٰى طَالُوا

دشمنو يہ پاك اهل بيت صع نا اٰنگن نے گھني تعدي كرينے بے حرمتي كيدي، انے وہ
موالي ني حرمة چاك كيدي كہ جہ سگلا تمام خلق پر هميشه احسان نا كرنار چھے

لَوْلَاهُمُ لَمْ يَنَلْ مِنْ اٰلِ فَاطِمَةٍ
بِالطَّفِّ يَوْمًا بَنُوسُفْيَانَ مَا نَالُوْا

يہ دشمنو نہ هوت تو كوئي دن بهي ابو سفيان نا پِلّاؤ فاطمة ع م نا شهزاده ؤ پر
جہ ظلم كيدو تہ نہ كري سكتے

وَلَا تَحَكَّمَ فِي رَأْسِ الْاِمَامِ بِه
لِعُصْبَةِ السَّوْءِ صَمْصَامٌ وَعَسَّالٌ

اٰپ غم كهائي نے فرماوے چھے كہ – سگلا دشمنو نہ هوتے تو
امام حسين صع نا رأس مبارك ما بد قوم ني تلوار انے بهالاؤ حكم نہ كرتے

وَلَا اعْتُدَتْ بِبَنَاتِ الْمُصطفٰى حُسَّرًا
اِلَى اللَّعِينِ يَزِيْدَ الرِّجْسِ اَجمَالُ

سيدنا علي رض سيدانيو پر جـ مصيبة گزري اهني ذكر كرتا هوا فرماوے چهے كه جو
ا سگلا دشمنو نه هوت تو مصطفى ني شهزاديو پر تعدّي كري نے كهلے سر اونٹ پر بتهاوينے
لعين يزيد نا سامنے لئي جاوا ما نه اؤتے (چهوٹا چهوٹا فرزندو نے بنديوان نه كرتے)

عَلَيْهِمُ وَعَلٰى مَنْ وَدَّهُمْ اَبَدًا
لَعْنٌ يَزُوْرُهُمُ مَا سَحَّ هَطَّالُ

يه سگلا دشمنو انے يه دشمنو نا محبة كرنار پر هميشة لعنة اوتي رهے

فَوُدَّكَ الْمُصطفٰى وَالْمُرتضٰى وَابنَيِ
الزَّهْرَاءِ مِنْ لَفَحَاتِ النَّارِ سِرْبَالُ

اپ مؤمن نے فرماوے چهے كه تميں مصطفى ، مرتضى انے زهراء نا بے فرزندو حسن حسين
ني محبة كرتا رهو، يه تمنے آگ سي بچاوي ليسے

خَيرةُ اللهِ مِنَ الخلقِ اَبي

ثُمَّ أُمي فَانا ابنُ الخيرتَين

أُمي الزهراءُ حقًا واَبي

وارثُ الرُسلِ و مولى الثَّقلَين

فِضّةٌ قَد صُبِغَت مِن ذَهبٍ

واَنا الفِضّةُ وابنُ الذّهبَين

والدِي شمس وأُمي قَمَر

فأَنا الكَوكَبُ وَابنُ القَمَرين

فاطمُ الزهراءُ أُمي و آَبي

قامعُ الكفرِ بِبدرٍ و حُنَين

عَبَدَ اللهَ غُلاماً ناشِئًا

وقُرَيشٌ يَعبُدُون الوَثَنين

يَعبُدون اللاتَ والعُزّى معًا

وآَبي قامَ يُصلي القِبلَتين

مَن لُه جَدٌّ كجَدّي في الورى

آَو آَبٌ مِثلي وابنُ العَلَمين

شبیر کے سینے پر جب شمر چڑھا ہو گا
خاتون قیامت کا دل کانپ گیا ہو گا

لرزش نہ ہوئی ہو گی کیا عرش الہی میں
جب وارث پیغمبر گھوڑے سے گرا ہو گا

غم کی دل زینب سے اک موج اٹھی ہو گی
شہ کی رگ گردن سے جب خون بہا ہو گا

بابا کی جدائی کا جب داغ ملا ہو گا
ننھی سی سکینہ کا دل ٹوٹ گیا ہو گا

سنتے ہیں کہ دنیا نے ہلتے ہوئے لب دیکھے
نیزے پہ بھی سرور نے قرآن پڑھا ہو گا

شبیر کے خیموں کو جب آگ لگی ہو گی
جلتے ہوئے خیموں سے کیا شور اٹھا ہو گا

شبیر ہی آئیں گے خاور کی شفاعت کو
منزل پہ ہر اک ساتھی جب چھوٹ گیا ہو گا

جب ذبح رن میں ہو گئے شبیر الاماں

جب ذبح رن میں ہو گئے شبیر الاماں
میدانِ کربلا میں قیامت ہوئی عیاں
خیموں کی سمت سے نظر آنے لگا دھواں
مسند کہاں حسین کا دلدار تھا کہاں

کیا ذکر تعزیت کا ہو پرسے کا ذکر کیا
خوش ہو رہے تھے خیمے جلا کر وہ اَشقیا

اَفسوس ظالِموں نے کیا ظلم کس قدر
پھٹتا ہے سن کے جسکو ہر اِک فرد کا جگر
بیماری میں تھے مبتلا سجّاد تو اِدھر
چھنتی تھی بیبیوں کے سروں سے رداء اُدھر

گالوں پہ ہاتھ رکھ کے کوئی بچیّ روتی تھی
شبیر کی وہ جاں تھی علی کی وہ پوتی تھی

عابد کو اِس طرح سے ستمگار لے چلے
گردن میں ڈال طوقِ گراں بار لے چلے
پہنا کے بیڑی پاؤں میں کفّار لے چلے
ایسے بنا کے قافلہ سالار لے چلے

ٹھوکر کبھی جو چلنے میں سجاد کھاتے تھے
بڑھکر لعین پشت پہ دِرّے لگاتے تھے

مڑ مڑ کے دیکھتے تھے جو ناقوں کی پشت پر
سر ننگے ساری بیبیاں آئی اُنہیں نظر
آنکھوں سے خوں بہاتے تھے تب وہ نحیف تر
جب کرتے تھے بلند ستمگار شہ کا سر

کہتے تھے جز خدا کے سہارا کوئی نہیں
بعد آپ کے اے بابا ہمارا کوئی نہیں

القصہ قید خانے میں لے آئے پھر لعیں
کیسا ملا مکان تھا کیسے تھے وہ مکیں
کچھ روشنی نہیں تھی ہوَا کا گذر نہیں
پردے کا اہتمام نہ سایہ ہی تھا کہیں

سَکتے میں سارے بچّے تھے کچھ بولتے نہ تھے
پھر بھی لعین ہاتھوں کو کیوں کھولتے نہ تھے

اِس قید خانے میں تھی رُقیہؑ نیک نام
مصروف آہ وزاری میں رہتی تھی صبح و شام
بھولی تھی سب ستم تھا فقط یاد ایک نام
شبیر جانِ فاطمہ سبطِ شہِ اَنام

لوگو بتاؤ میرے ہیں بابا گئے کدھر؟
کچھ اُنکو اپنی پیاری رُقیہ کی ہے خبر؟

کہتی تھی یہ رُقیہ کے "نیند آئے بھی اگر"
سوؤنگی جب تلک نہ ملے سینۂ پدر
قلبِ یزید لع پر جو ہوا آہ کا اَثر
بھجوایا اُنکے روبرو سبطِ نبی کا سر

طشتِ طلاء میں آیا سرِ شاہِ بیکساں
دوڑی رُقیہ کہتی ہوئی ہائے بابا جاں

سر سے لپٹ کے ہوگئی روتے ہوئے نڈھال
کہنے لگی بتائیے اے شاہِ خوش خصال
کس نے کیا ہے آپکا اے بابا جاں یہ حال
کس نے کیا ہے آپکا چہرہ لہو سے لال

صدمے اُٹھائے آپکے کیا کیا جدائی میں
باندھی گئی رسن میری ننّھی کلائی میں

منہ رکھ کے اپنے بابا کے منہ پر وہ لاڈلی
اِس طرح روتے روتے وہ خاموش ہو گئی
بچیّ کی سِسکیوں کی جب آواز نہ سنی
اہلِ حرم یہ سمجھے کے طاری ہوئی غشی

شانہ ہلا کے دیکھا قیامت گذر گئی
روتے ہوئے رُقیہ جہاں سے گذر گئی

جتنے کیئے لعینوں نے مظلوموں پہ ستم
وہ سب بیان کرنے سے قاصر ہے یہ قلم
سیف الہدی حضور کا مجھ پر ہوا کرم
زنداں میں سانحہ جو ہوا ہے کیا رقم

سن ربّ ِ ذو الجلال عزادارو کی دعاء
پہنچا دے زندگی میں بس اِک بار کربلاء

اہلِ جہاں یہ درد کا منظر نہ بھولنا

اہلِ جہاں یہ درد کا منظر نہ بھولنا
کاندھے پہ شہ کے لاشہ ء اکبر نہ بھولنا

اسلام والوں شاہ کا احسان ہے بڑا
سرور کا حلق ظلم کا خنجر نہ بھولنا

فرمایا شہ نے پینا جو گرمی میں سرد آب
اے میرے دوستوں لبِ اصغر نہ بھولنا

دختر علی کی سر کھلے بازارِ شام میں
اے اہلِ احتشام یہ محشر نہ بھولنا

گر بیاہ کی خوشی تمہیں دکھلائے ذوالجلال
دلہن سکینہ دلبر شبر نہ بھولنا

❀ ❀ ❀ ❀

ماتم کی صف بچھی ہے اور رو رہا جہاں ہے

ماتم کی صف بچھی ہے اور رو رہا جہاں ہے

شاہِ شہید تم کو گریاں کناں زماں ہے

آقا کو وقت آخر عباس نے صدا دی

مولی سنبھالیئے گا گرنے کو اب نشاں ہے

حجت تمام کرنے اصغر کو شاہ لائے

پانی پلادو اِسکو معصوم بے زباں ہے

گھر بار بھی لٹایا صرف ایک حق کے خاطر

شبیر سا بہادر دنیا بتا کہاں ہے

زینب کے دل سے پوچھو کربل کے واقعے کو

دل ہے فگار غم سے آنکھوں سے خوں رواں ہے

نہرِ فرات کو بھی شرم آ رہی ہے شہ سے

آلِ نبی ہے پیاسے سوکھی ہر ایک زباں ہے

نظروں سے شاہ دیں کے اکبر کی موت دیکھو

سینے پہ زخم کھائے دم توڑتا جواں ہے

کس طرح سے سنائیں کربل کے واقعے کو

جلتی زمیں پے لاشیں زینب تو بے ردا ہے

* * * *

زلزلوں میں دنیا تھی آسماں لرزتا تھا

زلزلوں میں دنیا تھی آسماں لرزتا تھا
ریگ گرم صحرا پر شاہ دیں کا لاشہ تھا

بے قرار موجیں تھی شعلہ بار دریا تھا
ابن ساقیء کوثر تین دن سے پیاسا تھا

ہر قدم پہ ٹھوکر تھی دل میں درد اُٹھتا تھا
شہ کی ناتوانی تھی نوجواں کا لاشہ تھا

قلب فوج میں اُٹھی انقلاب کی لہریں
دست شاہ پر پیاسا شیر خوار بچہ تھا

تشنہ لب وہ مہماں تھے کربلا کے جنگل میں
جن کے واسطے پانی خون سے بھی مہنگا تھا

قتل ہو گئے عباس آس ٹوٹی پیاسوں کی
مشک ٹکڑے ٹکڑے تھی خوں میں تر پھریرا تھا

اب لہو میں ڈوبے گی نوجوانی اکبر کی
ماں کی چشم حسرت تھی صبح کا ستارا تھا

اب وہ چاند بانو کا زیر خاک پنہاں ہے
دل کی جو تسلی تھی آنکھوں کا اجالا تھا

خیمہائے سرور کی کیا بیاں ہو ویرانی
ہر طرف اُداسی تھی ہر طرف اندھیرا تھا

اُف وہ شب شبِ آخر اُف وہ صبحِ عاشورا
رات تھی قیامت کی حشر کا سویرا تھا

* * * *